کشف المحجوب اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

شیخ وہ کون جگہ تھی اور وہ مرد کون تھا آپ نے فرمایا وہ بنی اسرائیل کا تیہ جنگل تھا اور مرد قطب مدار علیہ تھا میں نے عرض کی کہ اے شیخ اس گھڑی میں ترمذ سے بنی اسرائیل کے تیہ میں پہنچے فرمایا اے ابو بکر تجھ کو کام پہنچنے سے ہے نہ کہ پوچھنے سے اور نہ ہی اس کی کیفیت سے اور یہ علامت صحت حال کی ہے نہ سکر کی اب اس کو مختصر بیان کرتا ہوں اگر اس کی اور اسکے متعلقات کی تشریح کروں تو کتاب لمبی ہو جائے گی اور میں اپنے مقصود سے رک جاؤں گا پس ان بعضے دلائل کو جو تعلق اس کتاب سے رکھتے ہیں ان کی کرامتوں اور حکایتوں کے ذکر سے ملاتا ہوں تاکہ اسکے پڑھنے سے مریدوں کو تنبیہ ہو جائے اور علماء کو راحت اور محققوں کیلئے مذاکرہ اور عوام کیلئے زیادتی یقین اور ازالہ شبہ کا سبب ہو جاوے انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق

ولیوں کی کرامتوں کے ذکر میں کلام شروع ہوتی ہے

جان تو کہ جب دلیل عقلی سے کرامتوں کی صحت اور انکے ثبوت پر دلیل قائم ہوئی تو ایسے ہی کتابی دلیلوں سے بھی واقفیت ہو جانی چاہیئے اور وہ جو صحیح حدیثوں میں آیا ہے اسلئے کہ کتاب اور سنت کرامتوں اور خرق عادت فعلوں کی صحت میں اہل ولایت کے ہاتھ پر شہادت دینے والے ہیں اور ان کا انکار سب احکام منصوصہ کا انکار ہے اسلئے کہ خداوند تعالیٰ نے ہم کو کتاب اللہ میں خبر دی ہے وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى۔ یعنی ہم نے انپر بادلوں کا سایہ کیا اور ہم نے انپر مَن اور سلویٰ اتارا بادل ہمیشہ ان کے سروں پر سایہ رکھتا اور مَن اور سلویٰ ہر روز تازہ ان پر ظاہر ہوتا اگر کوئی شخص منکروں سے کہے کہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا ہم بھی کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ تمام اولیاء کی کرامتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہوں اور اگر کہیں کہ یہ کرامت غیبت میں ہے اور یہ واجب نہیں کہ جو کرامت غیبت میں ہو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہو اور وہ کرامت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ میں کہتا ہوں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان سے غائب ہوئے اور کوہ طور پر تشریف لے گئے اور حکم وہی باقی رہتا تھا پس کیا غیبت زمان اور کیا غیبت مکان جب اس جگہ معجزہ غیبت مکان میں جائز ہے تو یہاں غیبت زمان میں بھی جائز ہوگا۔ اور دوسرا اہم کو آصف بن

تنگدل ہوئی۔ عرض کی اے بارِ خدایا میرے بیٹے کو ذلیل کر اور میرے حق کی بابت اس کو پکڑ۔ اور اس زمانہ میں ایک خوبصورت عورت تھی اس نے کہا میں جریج کو اپنی چاپلوسی سے راہ راست سے منحرف کر سکتی ہوں موقعہ پا کر گرجا میں چلی گئی جریج نے اس کی طرف التفات نہ کیا ایک چرواہے سے اس نے راستہ میں صحبت کی اور اس چرواہے سے حاملہ ہو گئی جب اسکے لڑکا پیدا ہوا تو اس نے کہا یہ لڑکا جریج کا ہے اسکی صحبت سے میں حاملہ ہوئی تھی جب لوگوں نے یہ بات سنی تو لوگوں نے گرجا سے نکال کر اسکو بادشاہ کے سامنے پیش کیا جریج نے اس لڑکے کو کہا تیرا باپ کون ہے اس لڑکے نے کہا اے جریج میری ماں تجھ پر جھوٹ تھوپ رہی ہے میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ اور تیسرا ایک عورت کا لڑکا تھا اور وہ عورت اپنے مکان کے دروازے پر لڑکے کو اٹھا کر بیٹھی ہوئی تھی ایک سوار خوبصورت عمدہ کپڑوں والا گھوڑے کا سوار ادھر سے گذرا اس عورت نے کہا اے بارِ خدایا اس لڑکے کو اس سوار کی مثل بنا اس لڑکے نے کہا کہ مجھ کو اے میرے پروردگار اس جیسا نہ بنانا۔ جب تھوڑی دیر گذری ایک بدنام عورت کا ادھر سے گذر ہوا اس عورت نے کہا اے میرے پروردگار میرے لڑکے کو اس جیسا نہ فرمانا اس لڑکے نے کہا اے بارِ خدایا مجھے اسی عورت کی مثل بنا یو ماں متعجب ہوئی اور اس نے کہا کہ تو ایسا کیوں کہتا ہے۔ اس لڑکے نے کہا کہ یہ سوار ایک ظالم مرد ہے اور وہ عورت حقیقت میں صالحہ ہے گو لوگوں میں بدنام ہے میں ظالموں سے ہونا نہیں چاہتا میری خواہش یہی ہے کہ میری شمولیت نیک بختوں میں ہو۔ اور دوسرے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب کی کنیزک زائدہ کی حدیث مشہور ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور سلام عرض کی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے زائدہ میرے پاس تو کیوں دیر لگا کر آئی ہے تو موفقہ ہے اور میں تجھ کو اپنا دوست رکھتا ہوں اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آج میں ایک عجیبہ بات کے ساتھ آئی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ہے زائدہ نے عرض کی کہ میں صبح کے وقت لکڑیوں کی تلاش میں گئی جب میں نے گٹھا باندھکر ایک پتھر پر اس نیت سے رکھا کہ میں اسکو آرام سے سر پر رکھ لوں گی میں نے ایک سوار دیکھا کہ جو آسمان سے زمین پر آیا اور مجھ پر سلام کی اور کہا کہ میری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانا اور

کہنا کہ رضوان بہشت کے داروغہ نے کہا ہے کہ آپ کو اس امر کی خوشی ہو کہ آپ کی امت کیلئے بہشت کے تین حصے کر دیئے ہیں۔ ایک گروہ تو بہشت میں بغیر حساب کے جاوے گا اور ایک گروہ پر حساب آسان ہو جائے گا اور ایک گروہ آپ کی شفاعت سے بہشت میں جائیگا اس نے یہ بات کہہ کر یا رسول اللہ آسمان پر جانیکا قصد کیا تو اس نے آسمان اور زمین کے درمیان پہنچ کر میری طرف دھیان کیا اس نے مجھ کو اس حالت میں پایا کہ میں وہ گٹھا لکڑیوں کا سر پر رکھنا چاہتی تھی مگر اٹھا نہیں سکتی تھی اس نے کہا کہ اے زائدہ اس گٹھا کو پتھر پر چھوڑ دے یہ تیرے گھر خود لکر ییں چھوڑ آئے گا اس نے پتھر کو کہا اے پتھر لکڑیوں کو اٹھا کر زائدہ کے ہمراہ عمرؓ کے گھر تک پہنچا اس پتھر نے ان لکڑیوں کے گٹھے کو جناب عمرؓ کے گھر پہنچایا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور بہت سے صحابہؓ کو ساتھ لیا عمرؓ کے در دولت پر تشریف فرما ہوئے اور پتھر کا زمین پر نشان لگا ہوا دیکھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا الحمد للہ کہ پروردگار عالم نے میری زندگی ہی میں رضوان بہشت کو میری امت کے ہاتھ میری امتوں کی نجات کیلئے اطلاع دی اور خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے دنیا سے اٹھانے سے پہلے میری امت میں سے ایک عورت کو مریمی صفت والا بنایا اور اسکے درجہ پہ پہنچایا اور مشہور ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علا ابن الحضرمی کو ایک غزوہ میں بھیجا اور راستہ میں ایک پاٹ دریا کا واقع ہوا حضرت علا نے پانی پر پاؤں رکھ کر چلنا شروع کیا آپ کے پیچھے سب غازی صحابیوں نے قدم رکھا اور دوسرے کنارے اس حالت میں پہنچے کہ ان سب کے قدم خشک تھے تر نہیں ہوئے تھے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ راستہ پر جا رہے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ راستہ میں بہت سے آدمیوں کو شیر روکے کھڑا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ اے کتے اگر تجھے خدا کا حکم ہے تو اپنا کام کرو ورنہ ہمیں راستہ دو شیر نے راستہ چھوڑ دیا اور حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کی تواضع یعنی تعظیم شیر نے کی اور چلا گیا۔ ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد خدا کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ مرتبہ آپ کو کس عمل کی بدولت ملا ہے اس نے کہا میں نے ہوا کی ترک کی اور تمام روئے زمین کی چیزوں سے میں نے منہ موڑ لیا اور خدا کے حکم کی تعمیل کی مجھے پوچھنے